سوال

(450) ٹوپی پر محدثن برادر لکھنا اور اسے پہن کر بیت الخلاء جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ ٹوپی پر محدثن برادر لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

2۔ جس ٹوپی پر محدثن برادر لکھا ہو اس ٹوپی کو پہن کر پاخانہ جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ ٹوپی پر محدثن برادر لکھنے کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہاں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعوت نامے اسلام کے کافر بادشاہوں کے پاس بھیجتے تھے ان پر مہر کر کے بھیجتے تھے جس پر "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " منقوش تھا نیز ان نامہ جات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور قرآن مجید کی آیت لکھی ہوتی تھی مشکوۃ (ص370) میں ہے۔

"عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ أَنَ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرَادَ أَن يَكْتُبَ إِلَى كِسرَى وَقَيصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ ، فَقِيلَ له : إِنَّهُم لَا يَقبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتِمٍ ، فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَاتمًا حَلقَتُهُ فِضَةً، وَنَقَشَ فِيهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنِّي أَنظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِهِ "[1] (روا مسلم)

(انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ وقیصر و نجاشی کے نام خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ وہ صرف سر بمہر خط ہی وصول کرتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے حلقے کی انگوٹھی بنوائی اس میں ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''نقش کیا گیا)

صحیح بخاری (24/1 مصری) میں ہے۔

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ. فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. صحيح البخاري في كتاب الجهاد [2]

(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خط دے کر روانہ کیا اور اسے سربراہ بحرین کے حوالے کر دے چنانچہ سربراہ بحرین نے یہ خط کسریٰ کے حوالے کیا جب اس نے پڑھا تو اس نے اسے چاق کر دیا)

خلیفہ عبدالملک نے خیر القرون خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اشرفیاں جاری کی تھیں ان پر قرآن مجید اور کلمہ طیبہ لکھا تھ اور خلیفہ مذکور کے اس فعل پر کسی صحابی یا تابعی کا انکار ثابت نہیں "تاریخ الخلفاء "(ص128) میں ہے۔

وقال یحیی بن بکیر : سمعت مالکاً یقول : أول من ضرب الدنانیر عبدالملک وکتب علیھا القرآن وقال مصعب : کتب عبدالملک علی الدنانیر "قُلْ ہُوَاللہُ أَحَدٌ " "الإِخلاص : 1 " وفی الوجہ الآخر لاإلہ إلااللہ وطوقہ بطوق فضۃ وکتب فیہ ضرب بمدینۃ کذا وکتب خارج الطوق محمد رسول اللہ أرسلہ بِالْہُدَیٰ وَدِینِ الْحَقِّ "

(یحییٰ بن بکیر نے کہا ہے کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ نے اشرفیاں جاری کی تھیں ان پر قرآن مجید لکھا تھا مصعب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ نے اشرفیوں کی ایک جانب قُلْ ہُوَاللہُ أَحَدٌ " اور دوسری جانب "لا الہ الا اللہ" لکھوایا تھا اس کے گرد چاندی کا ایک حلقہ ہوتا تھا اور اس حلقے پر ٹکسال کے شہر کا نام اور حلقے سے خارج میں ' محمد رسول اللہ أَرْسَلَ رَسُولَہُ بِالْہُدَیٰ وَدِینِ الْحَقِّ " لکھا تھا)

ٹوپیوں اور اشرفیوں میں جو ایک بہت بڑا فرق ہے قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ ٹوپیاں صرف سر ہی پر رکھی جاتی ہیں اور اشرفیوں میں یہ قید نہیں ہے بلکہ جہاں چاہے رکھے اور خلیفہ مذکور نے صدور طوامیر میں :

قُلْ ہُوَاللہُ أَحَدٌ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مع تاریخ لکھنا جاری کیا تھا تو سلطان روم نے خلیفہ مذکور کو لکھ بھیجا تھا کہ اس فعل کو ترک کردو ورنہ ہم اپنی اشرفیوں پر بھی ایسی بات لکھیں گے جو تم کو ناگوار ہوگی مگر خلیفہ مذکور نے اس کو ترک نہ کیا بلکہ بدستور جاری رکھا۔

تاریخ الخلفاء "(ص148)

"وفی الأوائل للعسکري بسندہ : کان عبدالملک أول من کتب فی صدور الطوامیر "قُلْ ہُوَاللہُ أَحَدٌ " "الإِخلاص : 1 " وذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع التاریخ فکتب ملک الروم : إنکم أحدثتم فی طوامیرکم شیئاً من ذکر نبیکم فاترکوہ وإلا أتاکم من دنانیرنا ذکر ما تکرہون فعظم ذلک علی عبدالملک فأرسل إلی خالد بن یزید ابن معاویۃ فشاورہ فقال حرم دنانیرہم واضرب للناس سککاً فیہا ذکر اللہ وذکر رسولہ ولا تعفھم مما یکرہون فی الطوامیر فضرب الدنانیر للناس سنۃ خمس وسبعین "

(عسکری کی ''الاوائل میں سند کے ساتھ روایت ہے کہ خلیفہ عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ وہ پہلا شخص ہے جس نے صدور طوامیر پر "قُلْ ہُوَاللہُ أَحَدٌ " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مع تاریخ لکھنا شروع کیا تھا سلطان روم نے خلیفہ مذکور کو لکھ بھیجا تھا کہ تم نے اپنی اشرفیوں پر اپنے نبی ذکر وغیرہ کیا ہے لہذا تم اس فعل کو ترک کردو ورنہ تمھارے پاس ہماری اشرفیاں آئیں گی جن پر اس چیز کا ذکر ہوگا جو تمھیں ناگوار گزرے گی خلیفہ عبدالملک پر یہ بات بہت گراں گزری اس نے خالد بن یزید بن معاویہ سے مشورہ کیا تو انھوں نے یہ مشورہ دیا کہ ان کی اشرفیوں کو اپنے پاس آنے سے بند کردو اور لوگوں کے لیے ایسے سکے جاری کرو جن میں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو اور جن طوامیر کو وہ ناپسند کرتے ہیں ان کو بند نہ کرو۔ چنانچہ سنہ پچھتر (75) ہجری میں لوگوں کے لیے اشرفیاں جاری کی گئیں)

2۔ جس ٹوپی پر محدث برادر لکھا ہو اس ٹوپی کو پہن کر پاخانہ میں جانے کے ناجائز ہونے کی کوئی صحیح وجہ معلوم نہیں ہوتی اور یہ حدیث ہے کہ :

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل الخلاء نزع خاتمہ.[3]

''یعنی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ جاتے تو اپنی انگشتری مبارک کو (جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقوش تھا) اتار دیتے تھے۔ ''

سو اس حدیث سے ٹوپی مذکور کو پہن کر پاخانہ میں جانے کی ناجوازی پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

اولاً : اس وجہ سے کہ اس کو ابوداؤد نے منکر اور نسائی نے غیر محفوظ کہا ہے اور حدیث منکر اور غیر محفوظ مقبول حدیثوں میں نہیں اور جن آئمہ حدیث نے اس کی تصحیح کی ہے جیسے

ترمذی اور حاکم وہ لوگ باب تصحیح احادیث میں متساہل مشہور ہیں،

ثانیا: اس وجہ سے کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی "ابن جریج" مدلس ہیں اور انھوں نے اس حدیث کو زہری سے عن کے ساتھ روایت کیا ہے اور راوی مدلس کی معنعن حدیث حجت نہیں "النزهة النظر" میں ہے۔

"وحكم من ثبت عنه التدليس اذا كان عدلا ان لا يقبل منه الا ما صرح فيه بالتحديث على الاصح "[4]

(صحیح قول کے مطابق مدلس راوی جب عادل ہو تو اس کی صرف وہی روایت مقبول ہوگی جس میں وہ "حدثنا" وغیرہ کے ساتھ (اپنے سماع کی) تصریح کرے)

ثانیا: اس وجہ سے کہ نام عظمت مسمی کی عظمت کی فرع ہے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس پاخانہ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس سے آپ عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا تھا تو اس انگشتری کے پاخانہ میں لے جانے سے جس میں آپ کا نام مبارک منقوش تھا عظمت میں کیا فرق آسکتا ہے؟ ان وجوہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث کی صحت محل نظر ہے۔

---

[1]۔ صحيح مسلم رقم الحديث (2092)

[2]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (64)

[3]۔ سنن ابي داود رقم الحديث (19) سنن الترمذي رقم الحديث (1746) سنن النسائی رقم الحديث (5213) سنن ابن ماجه رقم الحديث (303)

[4]۔ نزهة النظر (ص 104)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

كتاب اللباس والزينة، صفحہ: 687

محدث فتویٰ